بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ۔ اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ (پ ۱ ع ۵)

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

کتابِ مستطاب مسمّٰی بہ

خطرہ کی لال جھنڈی

جسمیں مذہب اہلسنت و مسلک اعلحضرت کے خلاف فرقہ سالاریہ صلحکلیہ کے مخفی عزائم و خطرناک نظریات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اور ناموس رسالت کے متعلق اہم شرعی مسائل و فتاوٰی کا بیان ہے۔

تالیف: فاضل نوجوان مولانا محمد کاشف اقبال صاحب شاہکوٹ

حسب فرمائش

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ ● مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ مصباح القرآن آبادی ڈولتاں شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ

● مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انتساب

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا — کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا
دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر — تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا

فقیر اپنی اس کاوش کو امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام محمد احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ اور آفتاب علم و حکمت منبع رشد و ہدایت حضور محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمتہ کے نام مبارک سے منسوب کرتا ہے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت اور دین کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی اور دشمنان دین کے لئے برق باراں تھے۔

میرے عبدالمصطفیٰ احمد رضا تیرا قلم
دشمنان مصطفیٰ کے واسطے شمشیر ہے

دعاؤں کا طالب
محمد کاشف اقبال مدنی
شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ
۱۸ رجب المرجب شریف ۱۴۲۱ھ

وجہ تالیف

جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے۔ فتنوں کی بھرمار ہوتی جارہی ہے۔ بدعقیدگی کی آندھیاں اور بے ادبی کے طوفان زوروں پر ہیں اور پھر بڑے خیر خواہی کے روپ میں بدعقیدگی پھیلائی جارہی ہے۔ ایمان کو چھیننے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے جارہے ہیں۔ کئی اپنے آپ کو ایمان کا چوکیدار ظاہر کرنے کے باوجود ایمان کی دولت قلوب سے نکالنے کے ڈاکو جگہ جگہ پھرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان بدعقیدہ لوگوں اور فتنوں سے بچو اور دوسروں کو خبردار کرو علماء ومشائخ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام کو ان فتنوں سے خبردار کرتے رہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم کے چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں اور آسمان میں پرندے۔ (کنزالعمال ص ۱۹۰ ج ۱۰)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اس وقت جہاں فرقہ طاہریہ گوہریہ وغیرہ کا رد ضروری تھا وہاں سالاریہ کی تردید بھی وقت کی اہم ضرورت تھی اس لئے کہ جو بھی ان سے منسلک ہوجاتا ہے وہ صلح کلیت کا حامی اور حق وباطل کفر و اسلام ادب

و بے ادبی کے امتیاز کے بغیر سب ہی کو ایک نظر سے دیکھتا ہے عاشق و گستاخ، باایمان و بے ایمان کو متحد ہونے اور ان میں مساوات پر زور دیتا ہے۔

ہمارے گرد و نواح میں کئی سالاروی موجود ہیں۔ بحمد اللہ فقیر عوام اہل سنت کو اپنی بساط کے مطابق خبردار کرتا رہا۔ مگر محسوس یہ کیا کہ مجموعی طور پر عوام اہل سنت کی خدمت میں اس کے متعلق تحریر پیش کروں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ نباض قوم پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کا حکم نامہ ملا کہ آپ اس کے متعلق عوام کو اس فتنہ سے خبردار کرنے کے لئے کچھ لکھیں۔ اللہ جل جلالہ و رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل سے لکھنا شروع کیا صوفی برکت علی صاحب کی عبارات پر علمائے اہل سنت سے فتاویٰ حاصل کئے جو کہ ہدیہ قارئین ہیں۔

میں نے اس رسالہ میں جو کچھ لکھا اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے لکھا۔ میری کسی سے ذاتی دشمنی یا عداوت نہیں بلکہ الحب للہ وللرسول والبغض للہ وللرسول کا مظاہرہ کیا ہے آپ سے بھی میری التجا ہے کہ کسی کی جانبداری کی بجائے۔ حق و باطل کی پہچان کی غرض سے اس کو پڑھیئے۔

مجموعی طور پر فقیر کی یہ تحریر ان تمام صلح کلی مولویوں اور عوام کے لیے ہے جنہیں حق و باطل صادق و کاذب عاشق و منافق میں کوئی فرق و امتیاز نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر اور اس کا احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔

جنتی گروہ اللہ کے اولیائے کرام اور ان سے محبت کرنے والوں کا ہے جسے اہل سنت و جماعت کہتے ہیں شفیع معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے صرف ایک جنتی باقی سب ناری (جہنمی) ہوں گے اور وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔ (جامع ترمذی ص ۹۳ ج ۲، مشکوۃ المصابیح ص ۳۱)

اسی مفہوم کی حدیث شریف ان کتب میں بھی موجود ہے سنن دارمی ص ۱۵۸، ج ۲، جامع البیان ص ۲۲، ج ۲، سنن ابوداؤد ص ۲۷۵، ج ۲، مسند ابو یعلی ص ۹۵، ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۹۲، النبراس ص ۱۸، طبرانی شریف ص ۲۵۶ ج ۱، مستدرک ص ۴۲۰ ج ۴، موضوعات کبیر ص ۳۱، احیاء العلوم ص ۲۲۵ ج ۳، مسند امام احمد ص ۱۰۲ ج ۴، ص ۱۰۲ ج ۳

امام غزالی نے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے (احیاء العلوم) اسی حدیث کو وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی نے تذکیر الاخوان ص ۴۷ وہابیہ دیوبندیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۳۴۵ ج ۳ پر نقل کیا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ یہ کہنا کہ تمام کلمہ گو مسلمان ہیں۔ محض شیطانی دھوکہ ہے جنت میں جانے والے صرف اہل سنت وجماعت ہوں گے۔ اس کے لئے ایک اور حدیث مبارکہ دیکھئے کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ کے ساتھ ایک جہاد کرنے والے کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخی فرمایا اور مزید فرمایا کہ جنت میں وہی جاسکتا ہے جو ایمان والا ہو اللہ اپنے دین کی امداد فاسق سے بھی کروا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری ص۴۳۱ ج۱' مشکوۃ المصابیح ص ۵۳۴' صحیح مسلم ص ۷۲ ج۱)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق اپنی جان ومال سے جنگ کرتا ہے وہ مارا جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا اس لئے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔ (مشکوۃ المصابیح ص۳۳۵)

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تمام کلمہ گو یکساں نہیں جنتی نہیں بلکہ جنت میں صرف اہل سنت وجماعت جائیں گے۔

اب اس بات کا ثبوت کہ جنت میں صرف اہل سنت جائیں گے۔ ملاحظہ کیجئے۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

"قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے اور کچھ کے سیاہ۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اہل سنت و جماعت کے چہرے روشن ہوں گے۔ (تفسیر در منثور ص ۶۳ ج ۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ

قیامت کے دن جن کے چہرے چمکتے ہوں گے وہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ (تفسیر در منثور ص ۶۳ ج ۲، تفسیر مظہری ص ۱۱۶ ج ۲، تفسیر زاد المسیر ص ۴۳۶ ج ۱، تفسیر خازن ص ۵۶۲ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۳۹۰ ج ۱)

وہابیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی یہی نقل کیا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۳۷۰ ج ۳)

تمام محدثین کرام اولیائے عظام اہل سنت و جماعت کو جنتی بتاتے ہیں۔

ملا علی قاری علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں کہ

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جنتی گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ص ۲۴۸ ج ۱)

سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ

اس وقت تک کسی کے لئے ولایت کا دروازہ نہیں کھل سکتا جب تک وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ (الابریز ص ۲۴)

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

" اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اہل سنت کے سوا عقیدہ زہر قاتل ہے"۔ (مکتوبات ص ۱۷ ج ۳)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں کہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (اشعۃ اللمعات ص ۷٦ ج ۱)

اختصار مانع ہے و گرنہ متعدد حوالہ جات ہدیہ قارئین کر دیتا۔

امام زین العابدین نے اہل سنت کی علامت یہ بتائی کہ

علامة اہل السنة والجماعة کثرة الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل سنت و جماعت کی علامت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت سے درود شریف بھیجنا ہے۔ (القول البدیع ص ۵۲، سعادت الدارین ص ۸۹)

دیوبندی شیخ الحدیث محمد زکریا نے بھی نقل کیا ہے۔ (فضائل اعمال ص ٦۸۸)

قارئین کرام! ہمارے ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جنتی گروہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کا ہے جو اہل سنت سے جدا ہوا وہ گمراہی میں جا پڑا۔

آمدم بر سر مطلب:۔

حدیث شریف میں ہے۔ نبیٔ غیب دان عالم ما کان و مایکون سید

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ

واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا" الا قد سماہ لنا باسمہ و اسم ابیہ و اسم قبیلتہ۔ (سنن ابوداؤد ص۲۲۶ ج۲، مشکوۃ المصابیح ص۴۶۳)

اللہ کی قسم! اللہ کے رسول (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنہ کے چلانے والے کو نہیں چھوڑا۔ جس کے پیروکار تین سو سے زیادہ ہوں گے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فتنہ کے بانی کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتادیا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت منقول ہے۔ (صحیح مسلم ص۳۹۰ ج۲)

بدعقیدگی اور گمراہی کے طوفان زوروں پر ہیں، اہل سنت سے خروج کرکے نت نئے فتنے گمراہی پھیلا رہے ہیں کہیں پروفیسر طاہر القادری کی گمراہی کہیں گوہر شاہی کی خباثت اور کہیں تبلیغی جماعت کی صورت میں عوام اہل سنت کو بے استقامت بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ دیوبندی، وہابی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر کہیں حملے کرتے دکھائی دیتے ہیں اور کہیں منافقت کرکے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرکے لوگوں کو دیوبندیت وہابیت کی طرف راغب کرتے ہیں اور کہیں یہی لوگ عام لوگوں کو یہ تاثر دے کرکہ

سارے کلمہ گو مسلمان ہیں اصل بنیادی اختلاف سے بے خبر کرنا چاہتے ہیں۔

ہوشیار اے سنّی مسلمان ہوشیار

اسی گروہ میں سے ایک آدمی سالار والے کے صوفی برکت علی لدھیانوی صاحب ہیں۔آئندہ اوراق میں ہم اس کے عقائد و نظریات پیش کررہے ہیں۔

صوفی برکت علی لدھیانوی ثم سالاروی لکھتے ہیں کہ

"جب ہم تعصب سے بالاتر ہو کر فراخ دلی سے دور حاضرہ کی اس سب سے بڑی کشمکش کا جائزہ لیتے ہیں، تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دیوبندی اور بریلوی دونوں ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں دونوں ہی کا مقصود رضائے الٰہی ہے اور دونوں ہی ایک امام کے مقلد اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" (مقالات حکمت ص۱۰۶ ج۱، روزنامہ امروز لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۸۵ء)

اس عبارت میں صوفی برکت علی نے دیوبندیوں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی لکھا ہے، حالانکہ دیوبندیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب و گستاخ ہونا کسی سے بھی مخفی نہیں۔دیوبندیوں نے خدا جلّ جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے چند ایک عبارات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

اول = اللہ تعالٰی کے متعلق دیوبندیوں کے عقائد ملاحظہ کیجئے:

دیوبندی مذہب کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں

"پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد الی قولہ الالازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد۔" (یک روزہ فارسی ص ۱۷ مطبوعہ ملتان)

پس ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت اللہ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی۔

یعنی معاذ اللہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس مفہوم کی عبارت دیوبندی اشرف علی تھانوی نے بوادر النوادر دیوبندی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۷۸، دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری نے براہین قاطعہ ص ۲۷۸ پر لکھی ہے۔

دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مکان وجہت سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔ (ایضاح الحق الصریح ص ۳۵، امداد الفتاح ص ۴۵ مطبوعہ دیوبند)

سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہئے (تقویۃ الایمان ص ۴۶) اللہ غیب دریافت کرتا ہے (تقویۃ الایمان ص ۲۰) ملخصاً

دیوبندیوں کے نزدیک تمام برے کام اللہ کی ذات میں ممکن ہیں۔ دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن نے لکھا ہے کہ افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل ص ۸۳ ج ۱) اللہ سے چوری شراب خوری بھی ہو سکتی ہے۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۳۵) آدمی کے کام کرنے سے پہلے اللہ کو اس کا علم نہیں ہوتا بلکہ کام کرنے کے بعد علم ہوتا ہے۔ ملخصاً (بلغتہ الحیران ص ۱۵۷)

نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ شان الوہیت کے خلاف عقائد باطلہ کے مطالعہ کے بعد اب صوفی برکت علی کے نزدیک دیوبندیوں کی حضور علیہ السلام سے

محبت کے عقائد بھی پڑھ لیجئے ● نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خیال بیل گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۷ مطبوعہ دیوبند) اللہ کے روبرو ● حضور علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ (تقویتہ الایمان ص ۵۶) ● تمام انبیاء بڑے بھائی ہیں (تقویتہ الایمان ص ۶۰) ● رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویتہ الایمان ص ۵۸) ● حضور علیہ السلام کو قبر و حشر حتیٰ کہ اپنے حالات کا بھی علم نہیں۔ (تقویتہ الایمان ص ۲۹) ● خدا چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویتہ الایمان ص ۳۹) ● حضور علیہ السلام کو کوئی اختیار نہیں (تقویتہ الایمان ص ۴۷) ● نبی گاؤں کے چوہدری جیسا (تقویتہ الایمان ص ۶۴) ● نبی ولی کی تعریف عام بشر سے بھی کم کرو۔ (تقویتہ الایمان ص ۶۳) ● اللہ نے اپنے نبی کو مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا۔ (خط ملحقہ تقویتہ الایمان ص ۲۳۱) ملخصاً

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

● "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان ص ۸ مطبوعہ دیوبند)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاگلوں حیوانوں جیسا علم ہے۔ معاذاللہ

اس عبارت کے کفریہ ہونے کے دلائل ہماری کتاب "آخری فیصلہ" میں ملاحظہ کیجئے۔

دیوبندی مذہب میں حضور علیہ السلام کے مبارک علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری رقمطراز ہیں کہ

● "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے"۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵)

دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (شہاب الثاقب ص ۱۱۳)

ان دو عبارات سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کے علم مبارک سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

دیوبندیوں نے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت سے بھی انکار کیا۔ بانی دیوبند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

● "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۸)

پھر اسی نانوتوی صاحب نے حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کو صفت خاصہ ماننے سے انکار کیا لکھتے ہیں کہ

ہر زمین میں اس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳۵)

اور زمینوں کے خاتم النبیین بھی آپ ﷺ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں ملخصاً تحذیر الناس ص۳۶) پھر اسی نانوتوی نے لکھا خاتم النبیین کا معنی آخری نبی مراد لینا جاہلوں کا خیال ہے عقل مندوں کا نہیں، لکھتے ہیں کہ "سو عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس ص ۳)

ان عبارات کی تفصیلی تردید کے دلائل غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمتہ کی کتاب التبشیر میں ملاحظہ ہوں۔

اسی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ "بسا اوقات انبیاء سے امتی عمل میں بڑھ جاتے ہیں"۔ (تحذیر الناس ص ۵) اسی نانوتوی نے لکھا کہ نبی پاک کی حیات بالذات کی طرح دجال بھی حیات بالذات ہے۔ (آب حیات ص ۱۹۵) اسی نانوتوی نے انبیاء کے کذب سے معصوم ہونے کا انکار کیا۔ ملخصاً (تصفیتہ العقائد ص ۲۸) تھانوی نے بھی لکھا نبوت کے ساتھ غلطی جمع ہو سکتی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۷۰ ج ۵، بوادر النوادر ص ۱۹۷)

قارئین کرام! یہی وہ قاسم نانوتوی ہے جس کا ذکر احترام سے صوفی برکت علی سالاروی نے نانوتوی کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اسی طرح کیا کہ (تحذیر الناس ص ۳۴، از مولانا محمد قاسم نانوتوی مقالات حکمت ص ۱۱۹ ج ۱)

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے رحمتہ للعالمین ہونے کو حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ ماننے سے انکار کیا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۸) اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ آف گوجرانوالہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہروپیا لکھا ہے۔ (باغ جنت ص ۳۲۴) ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اب دیوبندیوں نے حضور علیہ السلام کے متعلق جو خواب بیان کئے چند ایک درج کئے جاتے ہیں۔ ● حضور علیہ السلام تھانوی کی مریدنی سے بغل گیر ہوئے' (اصدق الرؤیا ص ۲۳ ج ۲) ● حضور علیہ السلام نے اردو دیوبندی علماء سے سیکھی۔ (براہین قاطعہ ص ۳۰) ● حضور علیہ السلام دیوبندی مولویوں کا کھانا پکاتے ہیں یعنی ان کے باورچی ہیں معاذاللہ (تذکرۃ الرشید ص ۴۶ ج ۱' تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۱۳' امداد المشتاق ص ۱۷ اشائم امدادیہ ص ۱۵) ملخصًا حضور علیہ السلام کو پل صراط سے گرنے سے دیوبندی مولوی نے بچالیا۔ مبشرات ملحقہ بلغتہ الحیران ص ۸ ودلائل السلوک ص ۱۹۶) حضور علیہ السلام کا مبارک جسم نانوتوی کے جسم میں سماگیا۔ (سوانح قاسمی ص ۱۲۹ ج ۳) حضرت فاطمہ نے سینے سے چمٹالیا۔ (افاضات الیومیہ ص ۴۸ ج ۶) ملخصًا ● نیز آپ نے مولوی دہلوی کے پیر سید احمد کو نہایت عمدہ لباس اپنے ہاتھ مبارک سے پہنایا (صراط مستقیم صفحہ ۲) نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

قارئین کرام! میں نے اختصار کی بناء پر چند ایک عبارات آپ کے

سامنے پیش کردی ہیں وگرنہ ایسی گستاخانہ سینکڑوں عبارات مزید موجود ہیں۔ اگر لکھتا جاؤں تو ضخیم کتاب تیار ہوجائے گی۔ مزید تحقیق کے شائق مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب "دیوبندی مذہب" اور فقیر کی کتاب "دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف" ملاحظہ کریں۔

قارئین کرام! دیکھو ان گستاخ و بے ادب لوگوں کو صوفی برکت علی حضور علیہ السلام کے شیدائی کہہ رہا ہے۔ انصاف سے کہئے کہ یہ لوگ اگر حضور علیہ السلام کے شیدائی ہیں تو پھر بے ادب کون ہے؟ جن لوگوں کو صوفی برکت علی نے حضور علیہ السلام کے شیدائی لکھا ہے کہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی بے ادبی ہے اور بے ادبی ان کے نزدیک ایمان ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ "وہابی کا مطلب و معنی ہے بے ادب و باایمان' بدعتی کا معنی باادب بے ایمان" (افاضات الیومیہ ص۸۹ ج۴' الکلام الحسن ص۵۷ ج۱' اشرف اللطائف ص۳۸)

اور اپنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے' صوفی برکت علی کی بھی سنئے صوفی برکت علی کے مرید اختر مرزا راوی ہیں کہ

"باباجی (صوفی برکت علی) نے فرمایا کہ تو مانگ تو کیا چاہتا ہے اللہ کی رضا نہ مانگ' اللہ کی رضا تو پیغمبر بھی سہ نہ سکتے تھے"۔ (ماہنامہ وطن دوست لاہور صوفی برکت نمبر ص ۹۲' بابت اپریل ۲۰۰۰ء)

انداز گفتگو میں انبیاء کا تذکرہ دیکھئے کہ اللہ کی رضا پیغمبر بھی سہ نہ سکتے تھے۔ نعوذ باللہ۔ کاش۔ کوئی ان سے پوچھتا کونسے پیغمبر نے کس موقع پر اللہ کی رضا پر قربانی نہ دی اور اس کی رضا کو سہہ نہ سکے؟ جبکہ

قرآن پاک میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں ارشاد ہے کہ

یبتغون فضلا من اللّٰہ ورضوانا۔

اور اللہ کا فضل اور رضا چاہتے

رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ۔

اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و شان کا عالم یہ ہے تو انبیاء علیہم السلام کی عظمت کا عالم کیا ہو گا اور پھر صوفی برکت علی کا انداز گفتگو انبیاء کرام کے بارے ملاحظہ کیجئے تو ثابت ہو گا کہ ان میں وہابیت دیوبندیت کی جھلک نظر آئے گی۔

آپ نے عبارات مذکورہ سے یہ بھی اندازہ لگا لیا اور آپ پر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دیوبندی وہابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب گستاخ ہیں۔ جیساکہ ان کی گستاخانہ عبارات کے مذکورہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ اس کے باوجود—— اول تو صوفی برکت علی نے ان بے ادب لوگوں کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی لکھا، نعوذ باللہ

دوم، اہل سنت بریلوی اور دیوبندی کو ایک ہی صف میں کھڑا کر کے بھائی بھائی قرار دیا۔ نعوذ باللہ

اور پھر یہ کہ دیوبندیوں کے ساتھ انکی گستاخانہ عبارات اہل سنت کا بنیادی اختلاف ہے مگر صوفی برکت علی کے نزدیک اس اصولی اختلاف کی کوئی حیثیت

نہیں بلکہ یہ کوئی اختلاف ہی نہیں ہے چنانچہ صوفی برکت علی صاحب لکھتے ہیں کہ

" اے مسلمان اے میری جان......... فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملت اسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوت کے فروغ کے لئے متحد ہو جا....... یہ اختلافات بھی کوئی اختلافات ہیں ان سب کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جا ضرور ہو جا۔ (ماہنامہ دارالاحسان جون ۱۹۷۱ء ص ۱۰' ماہنامہ دارالاحسان مئی ۱۹۷۹ء) ۳۴

قارئین کرام! مومن اور بے ایمان' باادب و بے ادب میں امتیاز کے بغیر سبھی کو متحد ہونے کی دعوت قرآن و حدیث کے خلاف ہے جمہور اہل سنت کے خلاف ہے جو اللہ و رسول کے بے ادب گستاخ ہیں ان سے جو اصولی اختلاف ہے اس کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہونے کی دعوت گویا کفر و ایمان کا فرق مٹانا ہے حق و باطل کی آمیزش ہے۔

یہ صوفی برکت علی کا نیا ہی مذہب ہے سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ دیوبندیوں' وہابیوں کی ان کفریہ عبارات کی بناء پر علمائے عرب و عجم نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا اور انہیں کافر قرار دیا بلکہ یہ کہ جو ان کے کفر میں شک کرے اسے بھی کافر قرار دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔ (حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ)

حقیقتاً جو مسلمان بھی دل میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت اور غیرت ایمانی رکھتا ہے۔ اسے کبھی ایسی کفریہ عبارات و گستاخانہ عقائد کے خلافِ اسلام ہونے میں شک نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے لوگوں کے ساتھ وہ اسطرح صلحکلی روش اختیار کر سکتا ہے۔ جس طرح صلحکلی فرقوں نے ایسی روش اختیار کر کے بارگاہِ رسالت سے بیوفائی کی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

"دہابی اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں"۔ (فتاویٰ مصطفویہ ص۶۹ ج۲)

یعنی اہل سنت کے علماء کا یہ بالاتفاق فتویٰ ہے کہ یہ دیوبندی وہابی بد مذہب بد عقیدہ ہیں۔ بد مذہبوں سے اتحاد ہرگز اسلام کی دعوت نہیں ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ

(۱) یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاء کم من الحق۔ (پ۲۸ رکوع ۷)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں۔ اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔ (کنز الایمان)

(۲) بشر المنفقین بان لھم عذابا الیما○ الذین یتخذون الکفرین اولیاء من دون المومنین۔ ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا۔ (پ۵ رکوع ۱۷)

خوشخبری دو منافقوں کو ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے۔ (کنز الایمان)

(۳) واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین O (پ ۷ رکوع ۱۴)

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (کنزالایمان)

ان سے بڑا ظالم کون ہو گا جو انبیاء و اولیاء کے بے ادب گستاخ ہیں۔

(۴) یاایھاالذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللّٰہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور O (پ ۲۸ رکوع ۸)

اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو، جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس (امید) توڑ بیٹھے، جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔ (کنزالایمان)

(۵) یایھا الذین لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون۔ (پ ۴ رکوع ۲)

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے (دشمنی) بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا، اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں، اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

(۶) ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (پ ۱۳ رکوع ۱۰)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (کنزالایمان) ایک طرف یہ قرآنی ہدایات ہیں۔

دوسری طرف صوفی برکت علی بدعقیدہ بےادب لوگوں کو مسلمان ثابت کرنے اور ان سے عقیدت لوگوں کے دلوں میں ڈالنے کے خواہاں ہیں آپ نے یہ تو محسوس کرہی لیا ہو گا کہ صوفی صاحب کے وہی نظریات ہیں جو دیوبندیوں کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں صوفی برکت علی صاحب کی مزید سنئے اور اندازہ کیجئے۔

صوفی صاحب نے لکھا ہے کہ ہم دیوبندی اہل حدیث ہیں جب وہ خود اقراری مجرم ہیں اور اہل سنت و جماعت بریلوی سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں خود ہی سنیت سے دستبردار ہوتے ہیں تو ہم اسے کس طرح سنی بریلوی تسلیم کرلیں۔ خود ہی تو دیوبندی وہابی ہونے کے اقراری ہیں ہم اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتاویٰ نقل کرچکے ہیں کہ جو کوئی اپنے آپ کو بدمذہب کہے وہ وہی ہو گیا اب محدثین و فقہا کے چند ایک حوالہ جات حاضر خدمت ہیں۔

خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے۔

رجل قال انا ملحد یکفر۔ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے وہ کافر ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۸۷ ج ۴)

اشباہ میں ہے '

قیل لها انت کافرہ فقالت انا کافرۃ کفرت۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۴۹ ج ۱)

کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا میں کافرہ ہوں وہ کافرہ ہو گئی '

فتاویٰ عالمگیری میں ہے '

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انه کفر لا یعذر

بھذا۔ (فتاویٰ عالمگیری ص۲۷۹ ج۲)

ایک مسلمان کہے میں ملحد ہوں وہ کافر ہوگیا اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ میں اس طرح کافر ہو جاؤں گا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

ہم دلائل سے ثابت کر رہے ہیں کہ صوفی برکت علی کا اپنی تحریروں کی بناء پر اہل سنت میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ویسے ہمیں یہ بتایئے جب وہ بدعقیدہ ہونے پر خود مصر ہے تو ہم اسے کیوں سنی بریلوی تسلیم کرلیں۔

پھر بعض کہتے ہیں کہ یہ تحریریں صوفی صاحب کی نہیں سنئے صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ

"تحریرات صحیح شہادت ہوتی ہیں میں نے اپنی ہر تحریر اپنے قلم سے خود لکھی ہے"۔ (اہل فقر (تلخیص مقالات حکمت ص۵۲)

صوفی برکت علی صاحب لکھتے ہیں کہ

کلمہ گوئی:۔ "جس کلمہ کے پڑھنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے جب تک وہ اس کلمے کا منکر نہ ہو کافر نہیں ہو سکتا"۔ (مقالات حکمت ص۱۰۵ ج۱)

● "جو شخص ایک بار کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جائے، اسے ہم اس وقت تک کافر نہیں کہہ سکتے جب تک وہ اس کلمہ کا منکر نہ ہو"۔ (مومن ڈائجسٹ لاہور صوفی برکت علی نمبر ص۹ ج۱)

● "ہم نے کسی کافر کو تو کیا مسلمان بنانا تھا، مسلمانوں کو کافر بنا کر رو رہے ہیں۔ جس کلمہ طیب کو پڑھ کر کافر مومن ہوتا ہے جب تک اس کلمہ کا منکر نہیں ہوتا کافر نہیں ہوتا"۔ (مقالات حکمت ص۲۵۰ ج۱)

کلمہ گوئی کا یہ اصول بھی صوفی صاحب کا خود ساختہ ہے۔ اگر صرف کلمہ پڑھنا ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے منافقین بھی صوفی صاحب کے نزدیک مسلمان ہوں گے۔ اسی طرح قادیانی و پرویزی بھی کلمہ گو ہیں وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہوں گے کیونکہ ان سب بے ایمانوں کا کلمہ سے انکار کرنا آج تک کہیں ثابت نہیں ہے اور رافضی جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گستاخی کرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ بھی بدستور کلمہ گو ہیں اور جو حدیث کے منکر پرویزی ہیں وہ بھی بدستور کلمہ گو ہیں وہ بھی سب صوفی صاحب کے نزدیک مسلمان ہیں اگر صرف کلمہ گو ہونا ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہوتا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۷۲ فرقوں کو دوزخی اور ایک کو جنتی کیوں فرماتے بہرصورت صوفی برکت علی صاحب کی ان تحریروں سے یہ تو ثابت ہو رہا ہے کہ صوفی صاحب کا مذہب خود ساختہ ہے۔ اہل سنت کے مخالف ہے اب ہم صوفی صاحب کے اس نظریہ کا "صرف کلمہ گو ہونا مسلمان ہونے کے لئے کافی" کی تردید قرآن و حدیث سے پیش کر رہے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

(۱) ان الذین یکفرون باالله و رسله و یریدون ان یفرقوا بین الله و رسله و یقولون نومن ببعض و نکفر ببعض و یریدون ان یتخذو بین ذلک سبیلا۔ اولئک هم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذابا مهینا O

اور وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ

اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲) یحلفون باللہ ماقالو ولقد قالو کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم۔

(ترجمہ) اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور وہ کافر ہو گئے۔

(۳) لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔

(ترجمہ) بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد۔

شان نزول: حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگرد حضرت مجاہد اس آیت کا شان نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے یہ سن کر ایک منافق نے کہا ومایدریہ بالغیب نبی کہتے ہیں کہ اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے حالانکہ یہ غیب نہیں جانتے، اس پر حضور علیہ السلام نے اسے طلب کر کے اسے پوچھا، تو اس نے کہا کہ ہم نے تو یوں ہی ہنسی مذاق میں ہی کہا تھا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

(تفسیر ابن جریر ص ۱۰۵ ج ۱، تفسیر درمنثور ص ۲۵۴ ج ۳)

(۴) کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق و جاء ھم البینت واللہ لا یھدی القوم الظلمین ○

(ترجمہ) کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے۔ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۵) ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمئومنین O

(ترجمہ) اور ان لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

(۶) واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزء ون O

(ترجمہ) اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے، اور جب شیطانوں کے ساتھ اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو بے شک تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں کے ساتھ مذاق کرتے تھے۔

(۷) اذا جاء ک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنفقین لکذبون۔

(ترجمہ) جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

ان آیات طیبات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مسلمان کے لئے صرف کلمہ گو ہونا ہی کافی نہیں، منافق کلمہ تو پڑھتے تھے مگر دل کے کافر تھے تو ان کے لئے کلمہ پڑھنا مفید نہ رہا۔ یہ قرآن کی تعلیمات ہیں کہ اگر

کلمہ پڑھنے کے باوجود ضروریات دین کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ان آیات طیبات سے استدلال کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ" جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی............... یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کی وجہ سے کفر بتایا اور انکے مقابل کلمہ گوئی عذر جوئی کو مردود ٹھہرایا"۔ (الکوکبتہ الشھابیہ ص ۷)

قارئین کرام! یہ تو قرآن و حدیث کی تعلیمات ہیں دوسری طرف صوفی برکت علی کے نظریات یہ کہ "جس کلمہ کے پڑھنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے جب تک اس کلمے کا منکر نہ ہو کافر نہیں ہو سکتا"؟ اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا صوفی برکت علی مسلک اہل سنت کے مخالف ہے۔

دور حاضر کے امام اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کی منافقانہ نمائشی کلمہ گوئی کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ

ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلامِ ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

نیز فرمایا۔

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کیا میں نہیں ہوں محمدی؟ ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

مزید انکشاف: صوفی صاحب کی تعلیم یہ ہے کہ ان اختلافات (جو کہ ہمارے نزدیک اصولی ہیں) میں نہ پڑیہ کوئی اختلاف ہی نہیں ہے سنیئے کہتے ہیں۔
"چھوٹی چھوٹی اور غیر ضروری باتوں پر اتنی اتنی بحث اتنی اتنی کڑی نکتہ چینی اور اتنی تحقیق کہ بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنا دیا اور اصل بات کو بحث و مباحثہ کی نذر کر دیا اور اتحاد جو اسلام کی روح ہے اس کے پرخچے اڑا دیئے۔ ہر بات پر بحث ہر بات پر نکتہ چینی ہر کسی کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھنا ہرگز اسلام نہیں اور نہ یہ اسلام کی تعلیم ہے اور پھر کبھی ہم نے اس بات پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ آخر کس بات پر ہم باہم دست و گریباں ہیں ایک ہی امام کے مقلد دیوبندی اور بریلویت کے بلاجواز جھگڑوں میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ ایک دوسرے سے سلام تک لینا پسند نہیں کرتے نفرت کی یہ مصنوعی دیواریں یہاں تک بلند ہو چکی ہیں کہ ایک ہی پیر کے مرید آپس میں متفق نہیں"۔ (مون ڈائجسٹ صوفی برکت علی نمبر ص ۷، ۸ ج ۱)
تقریباً یہی مفہوم مقالات حکمت (ص ۴۹ ج ۱) پر ہے۔ "تبلیغ میں فرقہ واریت کی کوئی گنجائش نہیں یہ بالکل غیر جانبدارانہ ہے دیوبندی بریلوی مالکی حنفی یا حنبلی کی اس میں گنجائش نہیں۔ (مون ڈائجسٹ صوفی برکت علی نمبر ص ۱۳۱ ج ۳) اپنے صلحکلی مرکز کے متعلق اعلان کیا ہے۔ کہ
● "یہ واحد ایسا مرکز ہے (صوفی صاحب کا ڈیرہ) جہاں شیعہ سنّی دیوبندی اہل حدیث اور بریلوی سب آتے ہیں اور ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں"۔ (مون ڈائجسٹ صوفی برکت علی نمبر ص ۱۶۵ ج ۱) غور فرمایئے۔ اہل حق اہلسنت وجماعت کا

تشخص ختم کرنے کے لیے کیسی خطرناک مسلسل تحریک چلائی گئی ہے۔ سنی بھائی خبردار رہیں۔

ایک اور اہم انکشاف

"باباجی (صوفی برکت علی) نے وصیت کی تھی کہ ان کا ختم سوئم اور چہلم نہ کیا جائے نہ تیجہ نہ دسواں نہ چالیسواں، میری قبر پر گنبد نہیں بنانا اور نہ ہی چادر چڑھانی ہے تب ماسٹر شریف صاحب نے اپنے ساتھ آئے ہوئے مولوی صاحب سے کہا اب بتاؤ میں نہ کہتا تھا باباجی اہل حدیث تھے"۔ (بحوالہ مون ڈائجسٹ ص ۳۶، ۶۵ ج ۶)

کیسی عجیب صورت حال ہے کہ ایک طرف اتحاد کرنے اور اختلافات ختم کرنے کی دعوت اور دوسری طرف وہابیوں کے مذہب کے مسائل کی تبلیغ و اشاعت کرنا اور ان سے موافقت، اسی پر ماسٹر شریف کو بھی کہنا پڑا کہ باباجی اہل حدیث تھے۔ ———— ہمارے پاکستان کے موجودہ صدر رفیق تارڑ ———— کی زبانی بھی سنئے کہ

"صوفی صاحب کی اپنی تعلیمات یہی تھیں۔ وہ (صوفی برکت علی) کہا کرتے تھے کہ سوائے اللہ کے کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے"۔ (مون ڈائجسٹ صوفی برکت علی نمبر ص ۱۱۱ ج ۱)

قارئین کرام! جو نظریات دیوبندی وہابی مذہب کے ہیں کہ معاذ اللہ انبیاء و اولیاء نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ (تقویۃ الایمان)

وہی صوفی برکت علی صاحب کے ہیں مزید سنئے کہ" اللہ کے سوا کسی دوسرے کو کسی کے حال پر کوئی خبر نہیں ہوتی کہ کون کس حال میں ہے"۔ (مقالات حکمت ص ۲۰ ج ۱) دیکھئے اللہ کے فضل وعطا سے محبوبانِ خدا کے علم وتصرف کا کوئی تذکرہ نہیں۔

● پھر ایک اور بات یہ ہے کہ صوفی برکت علی صاحب اپنی کتب و رسائل میں دیوبندی وہابی علماء کا تذکرہ بڑے ادب و احترام سے کرتے ہیں جبکہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور دوسرے علماء اہل سنت کا اپنی کتب و رسائل میں نام لینا بھی پسند نہیں کرتے جہاں تک ہم نے صوفی صاحب کی کتب و رسائل کو پڑھا ہے ہم نے کہیں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کا نام نہ دیکھا ہے جبکہ دیوبندی علماء کے تذکرے اسماء کی صورت میں موجود ہیں۔ مثلاً دیکھئے۔ (تحذیر الناس ص ۱۳۴ از مولانا محمد قاسم نانوتوی (مقالات حکمت ص ۱۱۹ ج ۱)

● صوفی برکت علی کے ایک معتقد نے ایک کتاب" مجدد دوراں" لکھی ہے۔ انکے معتقد کا نام محمد صدیق صادق ہے اس میں وہابیہ کے اکابرین کو بھی مجدّدین کی فہرست میں لکھا ہے کہ

" حضرت سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی / نواب صدیق الحسن بھوپالی"۔ (مجدد دوراں ص ۱۷) ● مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد بریلوی کے پوتا کے بقول

" میں نے خود ہی عرض کیا حضور میں سید احمد شہید کا پوتا ہوں یہ سن کر آپ (برکت علی) نے پہلی مرتبہ میری طرف دیکھا اور اٹھ کر مجھے گلے لگاتے ہوئے فرمایا یہ تمہارا اپنا گھر ہے جب چاہو آجایا کرو۔ (مون ڈائجسٹ

صوفی برکت علی نمبر ص ۴۶۵ ج ۱) کیسی خطرناک دوغلہ پالیسی ہے اندر سے دیوبندی وہابی باہر سے صلحکلی صوفی؟ ● جو لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں ان کی بابت صوفی صاحب کے نزدیک اس قدر عزت و تکریم ہے اور دوسری طرف عاشق رسول امام احمد رضا کا ذکر مبارک کہیں بھی نہیں کرتے۔ صوفی برکت علی کے مرید منظور احمد گورایہ کے حکم پر صوفی برکت کے مرید حکیم محمد ریاض احمد امیر نفاذ القرآن ٹھکر کے وڑائچ ضلع گوجرانوالہ نے ایک کتاب" روح اطہر" لکھی ہے جس میں مولوی اشرف علی تھانوی کو ۶ دفعہ رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے ● اسی طرح مولوی قاسم نانوتوی کو بھی رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے اور دیوبندی بریلوی اختلاف کو پوشیدہ کرنے کی کوشش میں تقریباً وہی باتیں کر کے جو برکت علی کی ہیں دیوبندی بریلوی کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی یا کسی بھی سنی عالم کا ذکر تک بھی گوارا نہیں کیا۔ یہ اہل سنت کے مدمقابل نیا مذہب پیش کیا جا رہا ہے۔ یا نہیں؟

● پھر صوفی صاحب کے ہاں صلح کلی افراد کو بڑی پذیرائی حاصل ہوتی تھی مشہور صلح کلی پروفیسر طاہر القادری بھی صوفی صاحب کے بڑے مداح ہیں انہوں نے بھی صوفی صاحب کے ہاں حاضری دی تو ان کی بڑی عزت افزائی کی گئی طاہر القادری کے رسالہ منہاج القرآن میں صوفی صاحب کی بابت مضامین شائع ہوئے۔ (منہاج القرآن لاہور اپریل ۱۹۹۷)

قارئین کرام! ہمارے ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ

صوفی برکت علی صاحب صحیح العقیدہ سنی نہ تھے بعض دفعہ دوغلی پالیسی اختیار کر لیتے تھے۔ شان الوہیت کے خلاف نظریات ملاحظہ ہوں۔

صوفی برکت علی صاحب" فرماتے ہیں" کہ ؎

محبت کی دنیا بنانے سے پہلے
محبت کے مالک تو رویا تو ہوگا

(اہل فقر (تلخیص مقالات حکمت ص ۱۴)

میں ہر مسلک کا پیروکار ہوں ہر کسی کی اچھی بات کی پیروی کرتا ہوں۔ (اہل فقر ص ۱۷)

کسی اللہ کے بندے نے اللہ سے پوچھا کہ یا اللہ اگر تو کھانا کھاتا تو کیا کھاتا فرمایا کھیر۔ (مقالات حکمت ص ۴۰۹ ج ۱) استغفر اللہ۔ خدا تعالٰی کے متعلق ایسی نسبت و گفتگو کیسی جہالت ہے ● صوفی برکت علی صاحب دیوبندی وہابی عقائد کی مبلغ تبلیغی جماعت کے بھی حامی ہیں اور ان کی تردید کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، چنانچہ وہ ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ" اس پر وہ (امام مسجد عالم) بولے، جب تک تم (تبلیغی) فلاں فلاں کو کافر نہیں کہتے ہم کسی بھی طرح تم سے ملنے کو تیار نہیں، یہاں تک کہ سلام بھی کہنے اور سننے کو تیار نہیں، اس پر بھی انہوں (تبلیغیوں) نے نہایت حلیمانہ انداز میں عرض کی محترم ہمارے حضور اقدس و اکمل اطیب و اطہر روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کو کافر کہنے سے منع فرمایا ہے۔ (مقالات حکمت ص ۲۸۴، ۵۱ ج ۱) **ملاحظہ فرمایئے:** صوفی صاحب کو تبلیغی جماعت کی کیسی ہمدردی اور رعایت ملحوظ ہے کہ بلا سوچے سمجھے۔ ان

کی یہ بات بھی نقل کردی ۔کہ" حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی مسلمان کو کافر کہنے سے منع فرمایا ہے"۔ حالانکہ علماء اہلسنّت نے کبھی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی توہین و تنقیص کریں صرف ان کے کفر کی نشاندہی کی ہے اور تبلیغی جماعت سے بحث کرنے والے امام مسجد عالم کا بھی صرف یہی مقصد تھا ۔ بہرحال قارئین کرام! یہ لب و لہجہ وہی ہے جو دیوبندیوں کا ہوا کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ تبلیغی جماعت والوں سے دیوبندی اکابر کا تذکرہ ہی مولانا صاحب نے کیا ہوگا، جو صوفی صاحب کو پسند نہ آیا۔

صوفی برکت علی صاحب کی مزید سنیئے (گستاخی کی وکالت)

"ایک صاحب ایک صاحب کی لکھی ہوئی ایک کتاب لے کر خدمت میں حاضر ہوئے، اور تبصرے کی فرمائش کی۔ انہوں نے کہا کہ دین اللہ اور اللہ کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے، اگر اس میں کوئی کمی ہو تو بتا دیں، آپ نے کہا اس کتاب کا مصنف آپ ہی کی مانند ایک عالم ہے رسول نہیں، ہر عمل کا دارومدار نیت پر موقوف ہوتا۔ یقیناً ان کی نیت میں قطعی گستاخی نہ تھی۔ اگر کسی عبارت میں کوئی کمی ہو، اللہ اسے معاف کرے۔ اللہ ہر کمی کو پورا کرنے پر قادر ہے، اتنے عظیم مسودے میں اگر سہواً کوئی کمی ہو تو اسے گستاخی نہیں کہا جاسکتا، یہ ابتلاء کا دور ہے اس دور میں اگر اس" راگ" کو بند کردیا جائے رحمت کی امید ہے۔ (مقالات حکمت ص ۸۴ ج ۱) دیکھیے صوفی صاحب نے نیت کے لفظ سے گستاخی کی کیسی وکالت و پردہ پوشی کی کوشش کی ہے۔ قارئین کرام! یہ اصول بھی صوفی برکت علی کا خود ساختہ ہے، حالانکہ یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ توہین و گستاخی میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، حکم الفاظ و کلمات پر لگایا جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو تو نیت کا سہارا لے کر ہر گستاخ و بے دین کو کھلی چھٹی مل جائے گی۔

صوفی برکت علی کے متعلق علمائے اہل سُنّت کے فتاویٰ

صوفی برکت علی صاحب لدھیانوی کی عبارات و عقائد و نظریات پر ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اختصار کے ساتھ تبصرہ کردیا ہے صوفی صاحب کی عبارات کی رو سے یہ تو بہر صورت ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح العقیدہ سنی نہ تھے وہ اہل سنت کے مخالف مذہب رکھتے تھے۔ صوفی صاحب کی بابت متعدد علمائے اہل سنت سے بھی فتاویٰ حاصل کئے گئے ان میں سے چند ایک درج کئے جاتے ہیں۔ صوفی صاحب کی عبارات مذکورہ پر یہ فتاویٰ ہیں۔

ا۔ عالم نبیل فاضل جلیل استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی صاحب:۔ فیصل آباد۔

الجواب وھوالموفق للصواب

"مذکورہ تحریر کے مطابق مذکور شخص (صوفی برکت علی) سنی صحیح العقیدہ نہیں وہ کوئی نیا مذہب رکھتا ہے اس کا یہ کہنا کہ کلمہ توحید پڑھنے والا مسلمان ہے یہ تو مرزائی بھی پڑھتے ہیں۔ ان کو کیوں کافر کہہ کر اقلیت قرار دیا گیا ہے؟ انہوں نے کب کلمہ توحید کا انکار کیا ہے؟ مذکورہ تحریر کے مطابق وہ صرف گناہگار ہیں (معاذ اللہ) حالانکہ وہ خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں اور کلمہ کا انکار نہیں کرتے۔ اسی طرح جو صحابہ کرام کی توہین کرے وہ کلمہ کا انکار نہیں کرتا جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی تو اب اس کا روکنا کیسے ممکن ہے بہرکیف جو موجودہ تمام فرقوں کو ایک نظر سے دیکھے اور کہے سب کلمہ گو ہیں وہ اہل سنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے اس کو ولی کہنا عبث ہے۔ حق مذہب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وما انا علیہ و اصحابی فرمایا بس یہی حق جماعت ہے۔"

غلام رسول رضوی
دارالافتاء دارالعلوم سراجیہ رسولیہ رضویہ
اعظم آباد فیصل آباد

۲۔ مبلّغ درود شریف حضرت مولانا علامہ مفتی محمد امین صاحب:۔ فیصل آباد۔

"فقیر اور محترم محمد فاروق رضوی صاحب قبلہ مفتی محمد امین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا کہ صوفی برکت علی سنی نہ تھے بلکہ وہ اہل سنت کے مخالف نظریات کے حامل تھے۔"

مفتی محمد امین
جامعہ تبلیغ الاسلام و
سرپرست جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب:۔ لاہور۔

الجواب:۔ مذکورہ بالا مضمون کا قائل (صوفی برکت علی) کھلا گمراہ ہے اور جاہل ہے اہل سنت مسلمانوں اور وہابی دیوبندیوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کرتا ہے۔ حالانکہ دیوبندیوں کے امام مولوی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد، اسماعیل دہلوی کے نظریات سے ان کی کتب بھری پڑی ہیں ان پر علماء عرب و عجم نے فتویٰ کفر دیا ہے اگر کلمہ پڑھنا ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے تو زمانہ رسالت کے منافقین بھی اس شخص کے نزدیک تمام مسلمانوں کے مساوی ہیں اور یوں ہی موجودہ دور کے مرزائی بھی اس شخص کے نزدیک مسلمان ہوں گے کیونکہ اس شخص کے نزدیک "جو شخص ایک بار کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جائے۔ اسے ہم اس وقت تک کافر نہیں کہہ سکتے۔ جب تک وہ اس کلمہ کا منکر نہ ہو۔ جبکہ منافقین اور مرزائیوں کا کلمہ سے انکار آج تک کہیں ثابت نہیں بلکہ وہ بدستور کلمہ گو ہیں اگر یہ شخص منافقین اور مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے جیسا کہ اس کی تحریر سے معلوم ہے۔ تو یہ شخص اپنے مذکورہ ضابطہ کے تحت ان کو مسلمان کہنے پر خود کافر ہے اور اگر وہ ان مرزائیوں کو کافر جانتا ہے تو واضح ہو گیا کہ اس کا ضابطہ اور یہ سارا مضمون جھوٹ اور کھلی گمراہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

؎ اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

۴۔ مناظر اسلام شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب:۔ بہاولپور۔

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں جو کچھ علمائے اہل سنت نے لکھا ہے فقیر کا ان کے ساتھ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

فقط والسلام
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
۱۹ ج ا، ۱۴۲۰ھ
بہاولپور

۵۔ استاذ العلماء فاضل جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب:۔ لاہور۔

" یہ اقتباسات جو آپ نے نقل کئے ہیں گمراہ کن ہیں اور افسوس ناک، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قائل مذکور (صوفی برکت علی) دین کے ضروری علم سے بے بہرہ ہے اس نے لکھا ہے کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے والا اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک وہ کلمہ کا انکار نہ کرے تو کیا مرزائی بھی مسلمان ہوں گے۔ اور رافضی جو سیدہ عائشہ کے الزام کی تصدیق کرے،

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ مسلمان رہے گا۔ صرف اس لئے کہ وہ بھی کلمہ پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی ماننے والے سے بھی گریز کرنا چاہئے۔"

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

۶۔ مجاہد ملّت قاطع بدمذہبیت حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی صاحب:۔ میلسی۔

الجواب:۔ برکت علی مذکورہ عظمت شان الوہیت و عظمت شان رسالت کی حقیقت کو نہ سمجھ سکا، ہر کسی کو مرید بنانے کا شوق اور ہر کسی کا پیر بننے کے خبط میں سب کو اچھا کہتا تھا۔ سنی حنفی بریلوی مکتب فکر سے خود ہی دستبردار ہوا، خود ہی سنیت بریلویت سے لاتعلقی کا اعلان کرتا ہے۔ تو ہم کس طرح اس کو سنی بریلوی تسلیم کرلیں اس کے عقیدت منداس کو ولی اللہ وغیرہ اور نہ جانے کیا کیا مانتے ہیں، مگر اس کو اصولی دینی ضروری مسائل اور فروعی جزوی مسائل کی حقیقت کا بھی پتہ نہیں اس کی پارٹی کے لوگ دو تین بار آئے ہماری مسجد میں وعظ و تقریر کرنا چاہی سوالات کئے عقائد معلوم کئے تو بھاگ گئے کچھ جواب نہ دے سکے۔ ایسی دوغلہ پالیسی رکھنے والوں کا کردار بہت افسوسناک و خطرناک ہے۔ علماء اہلسنّت کو چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں کے عزائم سے عوام اہلسنت کو باخبر کریں تاکہ بھولے بھالے سنی عوام ان کے جال میں پھنس کر کہیں پھسل نہ جائیں۔ غیرت ایمانی واستقامت دینی میں خلل نہ آجائے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

۷۔ نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب (سمندری)

الجواب:۔ ہمارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت ایمان کی اصل بلکہ عین ایمان ہے اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی شان پاک میں ادنیٰ توہین اور گستاخی کفر ہے دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے ملاؤں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں ایسی گستاخیاں کیں جو کسی ہندو، سکھ، عیسائی علانیہ کافر نے نہیں کیں معاذاللہ مثلاً نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے (براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی) نبی کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے (حفظ الایمان از اشرف علی تھانوی) نبی مرکر مٹی میں مل گیا۔ (تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی) ان گستاخیوں کی بناء پر علماء عرب و عجم نے دیوبندیوں وہابیوں پر کفر کا فتویٰ دیا دیکھیں حسام الحرمین بلکہ علماء کرام نے ان گستاخوں کے کفر و عذاب میں شک کرنے والوں کو بھی کافر لکھا۔

صوفی برکت علی نے دیوبندیوں کو حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے شیدائی لکھا اور خود کو لکھا کہ ہم دیوبندی ہیں بریلوی ہیں اہل حدیث ہیں۔

قرآن پاک میں ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہیں میں سے ہے۔

اس کی تحریروں سے ثابت کہ وہ دیوبندیوں کو حق پر جانتا ہے لہٰذا

وہ دیوبندی ہے اور جو اس کو ولی بتائے وہ بھی دیوبندی ہے ایسے شخص کو امام بنانا ہرگز جائز نہیں۔ واللہ تعالی ورسولہ جل جلالہ وعلیہ الصلوۃ والسلام اعلم

محمد ظفر قادری رضوی عفی عنہ
مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہراسلام سمندری
۱۴۲۱ھ۔۹۔۴

(الجواب حق: فقیر ابو محمد محمد عبدالرشید عفی عنہ مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہراسلام سمندری)

۸۔ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد اسلم صاحب:۔ فیصل آباد۔

صورت کی تحریروں سے ثابت ہے کہ اس (برکت علی) کے نظریات عقیدہ اہل سنت کے خلاف تھے۔ لہذا وہ اہل سنت کے زمرہ میں شمار نہیں ہیں۔

محمد اسلم رضوی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۹۔ حضرت مولانا علامہ ابو الصالح محمد بخش رضوی صاحب:۔ فیصل آباد۔

بشرط صحت صورت مسئول عنہا تمام (حقیقی و نام نہاد) مسلمانوں کو ایک زمرہ میں لاکھڑا کرنا یہ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی صحیح مشہور حدیث کے خلاف ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت

تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک جنتی اور باقی سب دوزخی ہوں گے۔ دوزخی اور جنتی کو برابر جاننا یہ جمہور علمائے اہل سنت سلف و صالحین کے عقیدہ کے خلاف ایک نیا نظریہ اور عقیدہ ہے اور ایسے نئے نظریئے کے بانی کو ولی اللہ ماننا یا کہنا یہ جمہور اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ باقی رہا ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے لوگوں کے بارے میں تو اگر انہوں نے برکت علی صاحب کے عقائد سے عدم واقفیت کی بناء پر پڑھی ہے تو ان پر عدم علم کی بناء پر کوئی مواخذہ نہیں اور اگر شخص مذکور کے عقائد اور نظریات جدیدہ سے واقفیت تامہ اور ان سے موافقت کرتے ہوئے نماز جنازہ میں شرکت کی ہے تو ان کے پیچھے نماز جائز نہیں جب تک اعلانیہ ان عقائد سے برأت کا اعلان نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ (جلّ جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم)

کتبہ ابو الصالح محمد بخش رضوی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد
۲۰۰۰ھ-۸-۹

۱۰۔ نائب شیر اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد ذوالفقار علی رضوی صاحب:۔ سانگلہ ہل۔

فقیر راقم الحروف اور محمد فاروق رضوی صاحب مولانا محمد ذوالفقار علی رضوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے جامعہ رضویہ کے فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔

الجیب مصیب

محمد ذوالفقار علی رضوی

خویدم العلماء الحق بریلوی خادم جامعہ رضویہ

سانگلہ ہل

۱۱۔ مناظر اہلسنّت فاضلِ محقق حضرت مولانا علامہ غلام مہر علی صاحب:۔ چشتیاں شریف۔

ماقال المجیب فھو حق والحق احق ان یتبع

غلام مہر علی

مہتمم مدرسہ نور المدارس چشتیاں

مہر مہتمم دارالعلوم نور المدارس

۱۲۔ استاذ العلماء ضیغم اہل سنت حضرت مولانا علامہ مفتی احمد میاں برکاتی صاحب:۔ حیدر آباد۔

الجواب:۔ ھو الموفق للصواب۔ راقم الحروف کی نظر سے شخص مذکورہ کی کتب مذکورہ نہیں گزریں، تاہم جیسا کہ سائل نے عبارات نقل کی ہیں، اگر وہ واقع میں ایسے ہی ہیں تو شخص مذکور برکت علی سالاروی کے بدعقیدہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لئے کہ دیوبندی مسلک کو سارا زمانہ جانتا ہے اور دیوبندی اکابر علماء پر ان کی گستاخانہ عبارتوں کی وجہ سے عرصہ ہوا حکم تکفیر لگ

چکا ہے۔ جو آج تک قائم ہے اور حرمین شریفین کے اس وقت کے علماء و مفتیان عظام نے تکفیر کی تصدیق کی۔ لہٰذا دیو بندی عقیدہ مطلقاً اسلام نہ ہوا تو جو دیو بندی بننے کا مشورہ دے وہ خلاف اسلام ہو گا۔ صرف کلمہ کا منکر ہی کافر نہیں بلکہ اگر کوئی ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتا ہے تو یہ بھی کفرو ارتداد ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام صفات کے ساتھ ماننا اور ایمان لانا بھی ضروریات دین سے ہے' اور وہابیہ جو اب دیو بندی کہلاتے ہیں اپنی کتب میں جو کفریہ عبارتیں لکھ چکے وہ یقیناً" ضروریات دین کا انکار ہیں لہٰذا شخص مذکورہ ولی اللہ تو نہیں۔ البتہ شیطان کی پیروی کرتا نظر آتا ہے لہٰذا اس کے عقائد بظاہر وہی ہیں جو وہابیہ (دیو بندیوں) کے ہیں۔

بد عقیدہ ہونے میں کلام نہیں نماز جنازہ پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز کا حکم بھی واضح کہ امامت گناہ ہے اگر لوگ آگے بڑھائیں گے تو گناہگار ہوں گے۔ لوقدموا فاسقا یاثمون۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مہتمم و شیخ الحدیث

دار لعلوم احسن البرکات حیدر آباد

۱۳۔ استاذ العلماء فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا علامہ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی صاحب:۔ ملتان

الجواب:۔ شخص مذکورہ (برکت علی) کے متعلق اکابر اہل سنت نے جو فتویٰ

جاری فرمایا ہے جس کا حوالہ منسلکہ مکتوب میں مذکور ہے فدوی اس سے مکمل طور پر متفق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی
ایم اے اسلامیات عربی فقہ و قانون
جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان
۲۰۰۰ء۔۸۔۲۲

۱۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد انور رضوی صاحب:۔

الجواب:۔ (صوفی برکت علی کے متعلق) جو علمائے اہل سنت نے لکھا ہے وہ صحیح اور درست ہے۔

فقط والسلام علی اہل الحق
الفقیر محمد انور رضوی
صفدر آباد شیخوپورہ
جمادی الاول ۱۴۲۰ھ ' ۹۔ اگست ۲۰۰۰ء

۱۵۔ استاذ العلماء عمدۃ المدرسین حضرت مولانا علامہ مفتی محمد ریاض احمد سعیدی صاحب:۔ فیصل آباد

الجواب:۔ مذکورہ بالا جملہ عبارات کے پیش نظران عبارات کے قائل (برکت علی) کو کوئی بھی صحیح العقیدہ شخص سنی مسلمان نہیں سمجھ سکتا' کیونکہ علماء' مذاہب باطلہ کی تمام کفریہ عبارات کے ہوتے ہوئے اختلاف کو فروعی کہنا علماء

حقہ کا طریقہ اور شیوہ نہیں ہے۔ کسی شخص کے متعلق یہ کہنا کہ وہ کلمہ طیبہ
پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گیا ہے اور اس لئے اس وقت کافر نہیں کہہ سکتے۔
جب تک وہ اس کلمہ کا منکر نہ ہو۔ تو پھر قادیانی مرزائی بھی کافر نہ ہوئے۔
کیونکہ کلمہ کا انکار تو وہ بھی نہیں کرتے۔ انہیں بھی صرف گناہگار سمجھا
جائے۔ یہ عجیب جہالت اور حماقت ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

ایسے نظریات رکھنے والا قطعاً" سنی مسلمان نہیں ہے ایسے صلح کلی
اور غیر متصلب شخص کو امام بنانا ناجائز اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ
تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم۔

محمد ریاض احمد سعیدی

جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ

محلّہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

۲۷-۸-۲۰۰۰ء

۱۶۔ حضرت مولانا علامہ رضاء المصطفیٰ نقشبندی صاحب:۔ لاہور

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس سے اب تک ایک منافق
گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و اختیار ذات پر مسلسل تنقید کرتا
چلا آ رہا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
نمازیں پڑھی ہیں۔ آپ کے ارشادات عالیہ سنے ہیں آپ کے ساتھ جنگوں
میں شریک ہوئے ہیں انہوں نے آپ کے علم پاک و اختیارات وغیرہ پر
جس طرح اعتراضات کیے تھے۔ اُسی

بناء پر وہ آج بھی شرک کی گولیاں اور بم برسا رہے ہیں اور جیسے صحابہ نے کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔ ایسے ہی سنی علماء و مشائخ اور عوام بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھتے ہیں۔ فضائل بیان کرتے ہیں اعتراض نہیں کرتے۔ دیوبند و وہابیہ کے عقائد میں کس کو شک ہے جو یہاں تک کہہ گئے ہیں۔ اللہ چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر سکتا ہے نعوذ باللہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں مزید کہتے ہیں ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

مذکورہ استفسار میں تحریر شدہ نظریات نہایت گمراہ کن ہیں اور بدعقیدگی پر مبنی ہیں لہٰذا دیوبند اور وہابیہ کو اہل سنت و جماعت میں شمار کرنا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے لوگوں کو صحابہ کے برابر ٹھہرانے کی طرح ہے ایسے شخص (برکت علی) کی تعلیمات مسلمانوں کے لئے زہر قاتل ہیں جس سے بچنا لازم ہے۔ ہماری قبر میں کوئی مولوی نہیں آئے گا یا پیر نہیں آئے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اس لئے ہمیں اپنا ایمان ایسے لوگوں سے بچانا چاہئے۔

والسلام

رضائے مصطفیٰ نقشبندی

جامعہ رسولیہ شیرازیہ

بلال گنج لاہور

۱۷۔ مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی عبد العزیز حنفی صاحب:۔ کراچی

الجواب:۔ اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام ان کی تعظیم فرض عین ہے اور شان الوہیت و رسالت میں گستاخی موجب کفر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا انا ارسلنک شاھدا و مبشرا ونذیرا○ لتئومنوا با للّٰہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ و اصیلا○ (پ۲۶ ع۹) ''یعنی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو'' جہاں تک فرقہ بندی کا تعلق تو آج سے تقریباً پندرہ سو برس پہلے نبی آخر الزمان باعث فخر کون مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشن گوئی فرمائی تھی کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے اس میں ایک جنتی اور باقی سب کے سب جہنمی ہوں گے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتی فرقہ کونسا ہوگا فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوگا چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ترمذی کی یہ حدیث ہے وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیہ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا

من هی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انا علیہ واصحابی۔ رواہ الترمذی ص ۳۱) لہٰذا ان فرقوں کا ہونا ضروری ہے اگر کوئی ان کو ختم کرنا چاہے تو یہ ختم نہیں کرسکتے۔ چنانچہ پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ دیوبندیوں کے عقائد کیا ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ وہابی' دیوبندی اور جتنے فرقہ باطلہ ہیں ان سب کے عقائد و نظریات کفریات کا مجموعہ ہیں ———— لہٰذا صورت مسئولہ میں شخص مذکور کے متعلق مستفتی نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ اگر درست ہیں تو یہ شخص ہرگز ہرگز صحیح العقیدہ سنی حنفی بریلوی نہیں ایسے شخص پر بھی وہی حکم ہے جو علماء حرمین شریفین نے اپنے فتاویٰ جات میں دیوبندیوں کا بیان کیا ہے جو کوئی شخص مذکور کے عقائد و نظریات سے آگاہ ہو کر اس کو ولی قرار دے ایسے شخص کی اقتداء میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور ان سے دور رہا جائے اور ان کو اپنے سے دور رکھا جائے جب تک یہ لوگ تہہ دل سے توبہ و استغفار کرکے اپنی اصلاح نہ کرلیں اس وقت تک ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کردیئے جائیں اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔

فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظلمین ○

یعنی "پس یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔"

مفتی عبدالعزیز حنفی غفرلہ،

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

۵ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ ' ۴۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

ایک چھپی حقیقت کا انکشاف اتمام حجت

حضرت شیر اہلسنّت مولانا مفتی محمد عنایت اللہ صاحب (آف سانگلہ ہل) علیہ الرحمتہ کو جب بابا برکت علی لدھیانوی کی شب و روز کی مصروفیت کا علم ہوا کہ وہ شخص عوام اہل سنت کو راہ سلوک کی دعوت دیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو اتحاد بین المسلمین تحریک کے داعی ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اور مسلک اہل سنت بریلوی کی رغبت نہیں رکھتا' بلکہ عوام کے سامنے اکابر دیوبند علیہ ماعلیہ کو مودبانہ القاب سے بولتا تھا۔

اس بنا پر حضرت شیر اہل سنت علیہ الرحمتہ نے اتمام حجت کے طور پر تمام کتب علمائے دیوبند (کی کفریہ عبارات) لے جاکر برکت لدھیانوی کو دکھائیں لیکن مخبر صادق عالم مایکون صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ثُمَّ لَا یَعُودُ کہ لدھیانوی صاحب نے اس کی صحیح تصویر بن کر مہر تصدیق ثبت کردی۔

(واللہ یَھدِی مَن یَشَا)

فقط والسلام

الفقیر الی مولی علی

محمد ذوالفقار علی

خویدم علماء الحق

خادم جامعہ رضویہ' سانگلہ شریف